بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

۱۳۔ راوی کہتاہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد حسن ہے پس کیا حال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق ہیں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کرسکو گے۔ میں نے کہا پھر ہم انھیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آل محمدؐ سے۔

چوہتّرواں باب

اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(بابٌ) ۷۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ إِلَى صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِسَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيِّهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتاہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَلَالَتُكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۲۔ راوی کہتاہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہوجائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا اسی شہر میں (وکلاء کے ذریعہ)

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

٤ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ لِي: قَدْمَضَى وَلَكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابو محمد (حسن عسکری) انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ لَعَنَهُ اللهُ: هٰذَا جَزَاءُ مَنِ اجْتَرَءَ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «م ح م د» فِي سَنَةِ سِتٍّ وَ خَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (معتمد عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کی جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرتِ خدا کو کیسا دیکھا۔ حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ ـ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ ـ عَنْ ضَوْءِبْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامَرَّا وَ لَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالْزَمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلَ وَلَا أَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى، ثُمَّ نَادَانِي ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ، فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

حَتّىٰ مَضىٰ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا کیسے آئے۔ میں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا رہو۔ میں حضرت کے خادموں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ ناگاہ ایک کنیز نکلی۔ اس کے ساتھ کوئی شے لپٹی ہوئی تھی پھر مجھے آواز دی کہ آجاؤ میں اندر آیا۔ پھر کنیز کو پکارا۔ وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹا دے۔ اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے ناف تک سنہری تھے کالے نہ تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد لونڈی کو اٹھا لے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب تک امام حسن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

پچھتّرواں باب

ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(بَابُ) ۷۵

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَآهُ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخُ أَبُوعَمْرٍو ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عِنْدَ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ فَغَمَزَنِي أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلَفِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَاعَمْرٍو! إِنِّي اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍّ فِيمَا اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لَاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْماً، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ وَ اُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ «فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً» فَاُولٰئِكَ أَشْرَارٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمُ الَّذِينَ تَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَ لٰكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْدَادَ يَقِيناً وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يُحْيِي
الْمَوْتىٰ «قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ : بَلىٰ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي» وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ، بقرہ
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ : مَنْ اُعَامِلُ أَوْعَمَّنْ آخُذُ وَ قَوْلَ مَنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ : ۲/۲۶۰

الْعَمْرِيُّ ثِقَتِي فَمَا أَدَّى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَنِّي يَقُولُ ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ ، فَإِنَّهُ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ : الْعَمْرِيُّ وَابْنُهُ ثِقَتَانِ ، فَمَا أَدَّيَا إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّيَانِ وَمَا قَالَا لَكَ فَعَنِّي يَقُولَانِ ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا الثِّقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ ، فَهَذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَيَا فِيكَ . قَالَ : فَخَرَّ أَبُو عَمْرٍو سَاجِداً وَبَكَى ثُمَّ قَالَ : سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ : أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي : هَاتِ قُلْتُ : فَالِاسْمُ ؟ قَالَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ وَلَا أَقُولُ هَذَا مِنْ عِنْدِي ، فَلَيْسَ لِي أَنْ أُحَلِّلَ وَلَا أُحَرِّمَ وَلَكِنْ عَنْهُ عليه السلام ، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ مَضَى وَلَمْ يُخَلِّفْ وَلَداً وَقَسَّمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَا حَقَّ لَهُ فِيهِ ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجْسُرُ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يُنِيلَهُمْ شَيْئاً وَإِذَا وَقَعَ الِاسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَمْسِكُوا عَنْ ذَلِكَ .

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ـ ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ ـ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هَذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هَذَا .

توضیح:- زمانۂ غیبت صغریٰ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفراء چار تھے۔ اوّل ابوعمرو عثمان بن سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابوجعفر محمد بن عثمان تیسرے ابوالقاسم الحسین بن روح بن ابی بحر النوبختی، چوتھے ابوالحسن علی بن محمد السمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے جمع ہوئے میں اور شیخ ابوعمرو رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس انھوں نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابوعمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں۔ میں نے کہا۔ اے ابوعمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز (دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر مرنے والا امام ہوگا چونکہ مذکورہ بالا قول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہٰذا اس کو قوت نہیں دی جاسکتی) جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور امر صالحہ بہ تقاضائے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار خلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مُردوں کیسے زندہ کرتا ہے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابوعلی احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خطا سے مامون و مصئون ہے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انھوں نے بھی یہی فرمایا کہ عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقہ ہیں پس وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقہ اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے یہ سن کر ابوعمرو سجدہ میں گر پڑے اور روتے اور فرمایا۔ پوچھو میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا۔ خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انھوں نے کہا وہ بھی بیان کرو میں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مرگئے درآنحالیکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو (جعفر کذاب) جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جرأت نہیں کہ ان کا تعارف کرادے یا ان کو کچھ دے دے، اگر بادشاہ جابر کو ان کا پتہ چل جائے تو فوراً بلالے (اور ان کو قتل کر ڈالے) پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَنَّ شَيْخٍ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ. رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ ؑ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبیر السن تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ وَهِيَ عَمَّةُ أَبِيهِ. أَنَّهَا رَأَتْهُ

لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی علیہ السلام نے جو پھوپی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ قَدْ مَضَى وَلٰكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذَا ـ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کی گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحٍ مَوْلَى الزُّرَارِيِّ (٢) قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ بْنَ مُطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَّهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مُطہَّر سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیابان نوردی بیان کیا ہے (قد کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب بمعنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ خَادِمٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ النَّيْسَابُورِيِّ (٣) أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ وَاقِفَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّى وَقَفَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَى كِتَابِ مَنَاسِكِهِ وَحَدَّثَهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کوہ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتلائے۔

٧- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَآهُ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَاذَبُونَ عَلَيْهِ وَ هُوَ يَقُولُ: مَا بِهٰذَا أُمِرُوا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

٨- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَبْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُهُ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ أَيْفَعَ وَ قَبَّلْتُ يَدَيْهِ وَ رَأْسَهُ .

٨- راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفاع۔ زمانہ شباب بست سالہ عمر)

٩- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَنْبَرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرٍ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : جَرَى حَدِيثُ جَعْفَرِبْنِ عَلِيٍّ فَذَمَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ فَهَلْ رَأَيْتَهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلٰكِنْ رَآهُ غَيْرِي، قُلْتُ: وَ مَنْ رَآهُ؟ قَالَ: قَدْ رَآهُ جَعْفَرٌ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ .

٩- راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے ۔ میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی ۔

١٠- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْنَائِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَآهُ : أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلَا الطَّرْدُ - أَوْ كَلَامٌ هٰذَا نَحْوُهُ.

١٠- راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد الوجنائی نے ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے صاحب الامر کو دیکھا، قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جاتیں ۔

١١- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سِيمَاءَ آنِفاً بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبَرْزِينٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَصْنَعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سِيمَاءُ : إِنَّ جَعْفَراً زَعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَى وَلَا وَلَدَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارُكَ فَقَدِ انْصَرَفْتُ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْخَبَرِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ، فَقَالَ لِي : لَا يَكَادُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ ،

۱۱۔علی بن قیس نے ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا۔ جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاولد مرے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا۔ میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا یہ خبر لوگوں سے پوشیدہ نہ رہے گی۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ : أَرَانِيهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ.(۱)

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ظَرِيفٍ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَآهُ.

۱۳۔ ابو نصر ظریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ ،عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِيَّاهُ،

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

١٥- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدَائِنِ قَالَ: كُنْتُ حَاجّاً مَعَ رَفِيقٍ لِي ، فَوَافَيْنَا إِلَى الْمَوْقِفِ فَإِذَا شَابٌّ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَ رِدَاءٌ وَ فِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْرَاءُ ، قَوَّمْتُ الْإِزَارَ وَالرِّدَاءَ بِمِائَةٍ وَ خَمْسِينَ دِينَاراً وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَدَنَا مِنَّا سَائِلٌ فَرَدَدْنَاهُ، فَدَنَا مِنَ الشَّابِّ فَسَأَلَهُ ، فَحَمَلَ شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ ، فَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَ اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ وَ أَطَالَ ، فَقَامَ الشَّابُّ وَ غَابَ عَنَّا ، فَدَنَوْنَا مِنَ السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ : وَيْحَكَ مَا أَعْطَاكَ ؟ فَأَرَانَا حَصَاةَ ذَهَبٍ مُضَرَّسَةً ، قَدَّرْنَاهَا عِشْرِينَ مِثْقَالاً ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَ نَحْنُ لَا نَدْرِي ثُمَّ ذَهَبْنَا

فِي طَلَبِهِ فَدُرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَابٌّ عَلَوِيٌّ يَحُجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَاشِياً.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھا پایا جو ایک لنگ اور ردا پہنے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جوتا پیروں میں تھا میں لنگ اور ردا کی قیمت کا اندازہ لگایا ۱۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تکان کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور اسے دے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور لمبی دعا کی جوان وہاں سے اٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ڈلی تھی جو بیس مثقال وزنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پاپیادہ حج کرتا ہے۔

چھہترواں باب

حضرت کے نام لینے کی نہی

(بَابٌ) ۷۶

فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین حسن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جائز ہو گا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمدؐ

صلوات اللہ وسلامہ،

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ أَسْأَلَ عَنِ الْإِسْمِ وَالْمَكَانِ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ: إِنْ دَلَلْتَهُمْ عَلَى الْإِسْمِ أَذَاعُوهُ وَ إِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامرؑ سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا اگر کیا تم نام معلوم کروگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضرت رساں ہوگا) اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ ـ وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ ـ فَقَالَ: لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامرؑ کو ان کے نام سے نہ پکاریگا مگر کافر۔

توضیح:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آل رسولؐ کے لئے وہ اتنا خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جوکھوں کا معاملہ تھا۔

ستہترواں باب

امر نادر حال غیبت میں

(باب) ۷۷

نادر فی حال الغيبة

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مِيثَاقُهُ ، فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیکی خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیئے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت حجت علیہ السلام کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّمَا أَفْضَلُ : اَلْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ ، مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ ! اَلصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعَلَانِيَةِ وَكَذٰلِكَ وَاللهِ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَ تَخَوُّفُكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهُدْنَةِ أَفْضَلُ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتِ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ، وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّى مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ ، مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ ، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَهُ مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَانِيَّةً وَ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لِوَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حسنة، كتب الله عزّ وجلّ له بها عشرين حسنة ويضاعف الله عزّ وجلّ حسنات المؤمن منكم إذا أحسن أعماله ودان بالتقيّة على دينه وإمامه ونفسه وأمسك من لسانه، أضعافاً مضاعفة، إنّ الله عزّ وجلّ كريم.

قلت: جعلت فداك قد والله رغّبتني في العمل وحثثتني عليه ولكن أحبّ أن أعلم كيف صرنا نحن اليوم أفضل أعمالاً من أصحاب الإمام الظاهر منكم في دولة الحق ونحن على دين واحد؟ فقال: إنّكم سبقتموهم إلى الدخول في دين الله عزّ وجلّ وإلى الصلاة والصوم والحج وإلى كلّ خير وفقه وإلى عبادة الله عزّ ذكره سرّاً من عدوّكم مع إمامكم المستتر، مطيعين له صابرين معه، منتظرين لدولة الحق، خائفين على إمامكم وأنفسكم من الملوك الظلمة تنظرون إلى حق إمامكم وحقوقكم في أيدي الظلمة، قد منعوكم ذلك واضطرّوكم إلى حرث الدنيا وطلب المعاش مع الصبر على دينكم وعبادتكم وطاعة إمامكم والخوف من عدوّكم، فبذلك ضاعف الله عزّ وجلّ لكم الأعمال، فهنيئاً لكم، قلت: جعلت فداك فما ترى إذاً أن نكون من أصحاب القائم ويظهر الحق ونحن اليوم في إمامتك وطاعتك أفضل أعمالاً من أصحاب دولة الحق والعدل؟ فقال: سبحان الله أما تحبّون أن يظهر الله تبارك وتعالى الحقّ والعدل في البلاد ويجمع الله الكلمة ويؤلّف الله بين قلوب مختلفة ولا يعصون الله عزّ وجلّ في أرضه وتقام حدوده في خلقه ويردّ الله الحقّ إلى أهله فيظهر، حتّى لا يستخفى بشيء من الحق مخافة أحد من الخلق، أما والله يا عمّار! لا يموت منكم ميّت على الحال التي أنتم عليها إلّا كان أفضل عند الله من كثير من شهداء بدر وأحد فأبشروا.

۲۔ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے ڈراتا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوئی حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے ظہور حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولتِ باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صحیح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز واجب فرادیٰ اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرادیٰ واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بیس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنات کو دوگنا کرتا ہے جو اچھے افعال بجا لائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے رہے اور اس کو دوچند ثواب ملے گا بے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُبھارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکر ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق درآنحالیکہ ہم دینِ واحد پر ہیں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجا لانے میں اپنے غائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس ملنے کا ان ظالموں سے جنہوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انھوں نے مضطر بنا دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو صبر کرنے پر اپنے دین کے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دونا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آل محمدؐ سے اور حق ظاہر ہو گا۔ درآنحالیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حقہ میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہو گی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کر دے اور اختلاف والے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور لوگوں کو ایسا بنا دے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آل محمدؐ کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہو گا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ مرے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی فضیلت ہو گی بہت سے شہیدوں پر بدر اور اُحد کے پس تم کو بشارت ہو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ: اللَّهُمَّ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَأَنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ، وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ، بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ؟ أُولَئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْراً، الْمُتَّبِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ، الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ، الَّذِينَ يَتَأَدَّبُونَ بِآدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهْجَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحُهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلِينُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلَى غَيْرِهِمْ وَيَأْنَسُونَ بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمُكَذِّبُونَ وَأَبَاهُ الْمُسْرِفُونَ، أُولَئِكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحِبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَوْلِيَائِهِ وَدَانُوا بِالتَّقِيَّةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَأَرْوَاحُهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى فَعُلَمَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ خُرْسٌ صُمْتٌ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيُحِقُّ اللهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْحَقُ الْبَاطِلَ، هَا، هَا؛ طُوبَى لَهُمْ عَلَى صَبْرِهِمْ عَلَى دِينِهِمْ فِي حَالِ هُدْنَتِهِمْ وَيَا شَوْقَاهْ إِلَى رُؤْيَتِهِمْ فِي حَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللهُ وَإِيَّاهُمْ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا امیر المومنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیر المومنین سے ایک خطبہ میں خداوندا میں جانتا ہوں کہ کل علم کسی وقت برطرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری مخلوق پر تیری حجت سے خالی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ظاہر ہوں بدوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا خائف پوشیدہ رہ کر تاکہ کسی زمانہ میں بھی تیری حجت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں اور کتنے ہیں تیرے اولیاء، از روئے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے دین اور آئمہ ہادین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت میں حقیقت ایمان کا علم ان پر ہجوم کرتا ہے پس ان کی روحیں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار ہوتے ہیں اور مانوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور مصرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے مصاحبت کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے، پس ان کی روحیں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء و اتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومت باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومتِ حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کہ خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلام پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومت حقہ کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جنات عدن میں اور ان کے نیک صالح آباء و اجداد کو۔ اور اُن کی ازواج و ذریت کو۔۔۔

اٹھتروال باب

بیان غیبت

(بَابٌ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَمَانٍ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُلُوساً فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الْمُتَمَسِّكُ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ[1] ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا بِيَدِهِ. فَأَيُّكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقَتَادِ بِيَدِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللهَ عَبْدٌ وَلْيَتَمَسَّكْ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمسک رکھنے والا (دشمنان دین کی مخالفت کے باعث) ایسا ہوگا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کے لئے غیبت ضروری ہے بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمسک رکھے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَاللهَ اللهَ فِي أَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَابُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ دِيناً أَصَحَّ مِنْ هٰذَا لَاتَّبَعُوهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي مَنِ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ! عُقُولُكُمْ تَصْغُرُ

عَنْ هٰذَا وَأَحْلامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَلٰكِنْ إِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام غائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیئے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹا نہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا غائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قائل یہ غیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباد اجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری افہام کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالتَّنْوِيهَ[1] أَمَا وَاللهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَتُمَحَّصُنَّ حَتَّىٰ يُقَالَ: مَاتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ؟ وَلَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ[2] السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يُدْرَىٰ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ ثُمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَىٰ شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرَىٰ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللهِ لَأَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں غائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدے سے تا اینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو چبوترے پہ پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبداللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمد ہو کر رہیگا

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ عليه السلام،

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: وَمَا يُنْكَرُ مِنْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ عليه السلام كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَهُمْ إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ: أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا أَخِي، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ، إِنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذٰلِكَ، لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ عليه السلام وَوُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ، أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ فِي ذٰلِكَ لَهُ، كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا: أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ.

۴۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسفؑ کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔)

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہیئے تھا) انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کرسکتاہے یوسفؑ ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسفؑ اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف ۹ روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسفؑ ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ: يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ـ ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ! وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ

فِي وِلَادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ[1]، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ! [قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَارَةُ]إِذَا أَدْرَكْتَ هٰذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي»، ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ! لَابُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ؟ قَالَ، لَا وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ[2] يَجِيءُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ، فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَوَقَّعِ الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۵۔ زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لڑکپن ہی سے شروع ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں۔ فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا۔ اس کے باپ لاولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانۂ غیبت کو پاؤں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔ خداوندا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا لشکر قتل کریگا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلاں قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولادِ امام حسنؑ سے ہوگا) جب یہ ظلم و جور سے قتل ہوگا تو خدا پھر مہلت نہ دے گا اور ان شاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ، يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ، فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرُبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ؑ فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ! مَالِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، أَرَغْبَةً مِنْكَ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لَاوَاللهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَاوَلَافِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ وَلٰكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِ[ي] الْحَادِي عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، هُوَالْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ ، يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ وَكَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْغَيْبَةُ ؟ قَالَ : سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَ إِنَّ هٰذَالَكَائِنٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَ أَنَّى لَكَ بِهٰذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ ! أُولٰئِكَ خِيَارُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَبْرَارِ هٰذِهِ الْعِتْرَةِ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ مَايَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ثُمَّ يَفْعَلُ اللهُ مَايَشَاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بَدَاءَاتٍ وَ إِرَادَاتٍ وَ غَايَاتٍ وَ نِهَايَاتٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المومنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی نوک سے زمین کرید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ کو متفکر پا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میرے فرزند گیارہویں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیر المومنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی (تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو) فرمایا بعض کو ۶ دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، میں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہو گئی ہے اور اے اصبغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنوں کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چاہے گا رکھے گا) بے شک خدا کے لئے بدا رہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے ۔)

٨ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ ، حَتَّى إِذَا أَشَرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَ مِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ ، غَيَّبَ اللهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ ، فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِالْمُطَّلِبِ ، فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ ، فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ.

٨۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کرو گے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا۔

٩ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قُلْتُ : وَ لِمَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ.

٩۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہوگا فرمایا۔ ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرائے گا ہماری نسل سے ہوگا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

١٠ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا .

١٠۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو صاحب امرؑ کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو بُرا نہ سمجھنا (کیونکہ وہ مبنی بر مصلحت ہوگی)۔

١١ – الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تَكَفَّأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ: اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ؟ قَالَ: وَفِي مَجْلِسِهِ كُوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ، فَقَالَ: أَبَيِّنَةٌ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

اا۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا۔ تمہارے صاحب الامر ہونے کا غائب ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہوں گے کوئی کہے گا مر گئے کوئی کہے گا ہلاک ہو گئے، کوئی کہے گا کسی طرف چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں ہچکولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس مہلکہ سے مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے حجرہ میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

١٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ، يَشْهَدُ فِي إِحْدَاهُمَا الْمَوَاسِمَ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

١٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَكَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَحُفِظَ عَنْهُ وَخَطَبَ بِهِ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي أَرْضِكَ، حُجَّةٍ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ، يَهْدُونَهُمْ إِلَى دِينِكَ، وَيُعَلِّمُونَهُمْ عِلْمَكَ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ

أَوْلِيائِكَ ، ظاهِرٌ غَيْرُ مُطاعٍ أَوْ مُكْتَتِمٌ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غابَ عَنِ النّاسِ شَخْصُهُمْ فِي حالِ هُدْنَتِهِمْ فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمُ مَبْثُوثِ عِلْمِهِمْ ؛ وَ آدابُهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُثْبَتَةٌ ، فَهُمْ بِها عامِلُونَ وَيَقُولُ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : فِيمَنْ هٰذا وَ لِهٰذا يَأْرِزُ الْعِلْمُ إِذا لَمْ يُوجَدْ لَهُ حَمَلَةٌ يَحْفَظُونَهُ وَيَرْوُونَهُ ، كَما سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَماءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لايَأْرِزُ كُلُّهُ وَ لايَنْقَطِعُ مَوادُّهُ وَ إِنَّكَ لاتُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ ، ظاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطاعِ ، أَوْ خائِفٍ مَغْمُورٍ كَيْلاتَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَلايَضِلَّ أَوْلِياؤُكَ بَعْدَ إِذْهَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ؟ وَ كَمْ هُمْ أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَاللهِ قَدْراً.

۱۳۔ بعض اصحاب امیر المومنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ پر بیان فرمایا اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کر لیا۔

خداوندا روئے زمین پر تیری حجتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین کی طرف اور تعلیم دیں تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیرو متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعویٰ امامت کے ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مومنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے، کس میں ہے یہ علم و آداب کم ہو جاتا ہے علم جب اس کے ایسے حامل نہ پائے جاتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی تصدیق کریں۔ خداوندا میں جانتا ہوں، کُل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سرچشمے بند ہوتے ہیں تو زمین کو اپنی حجت سے اپنی مخلوق پر کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ بحالت خوف پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر پیش خدا ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقاسِمِ بْنِ مُعاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ ماؤُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِماءٍ مَعِينٍ » قالَ: إِذاغابَ عَنْكُمْ إِمامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمامٍ جَدِيدٍ ؟ ملک ۶۷/۳۰

۱۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دو اے رسولؐ کہ تم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامرؑ کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَابُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عُزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ[1] وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ.

۱۶۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامرؑ کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانۂ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس وفادار خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے داگر ان میں سے ایک مر جائیگا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

۱۷۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ ، فَيَأْرِزُ الْعِلْمُ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشِّيعَةُ وَسَمَّى بَعْضُهُمْ بَعْضاً كَذَّابِينَ وَ تَفَلَ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ؛ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَاعِنْدَ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ ، فَقَالَ لِي : اَلْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذٰلِكَ ـ ثَلَاثاً ـ

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب فتنہ سفیانی مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام بدحا) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرت) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکیں گے میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امر خیر کچھ نہ ہوگا۔ فرمایا تین مرتبہ ہوگا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مومنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

۱۸۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، إِنَّهُ يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ـ يَعْنِي الْقَتْلَ .

۱۸۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ قائم آل محمدؐ کے لئے بچپن ہی میں غیبت ہوگی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَ الْأُخْرَى طَوِيلَةٌ، اَلْغَيْبَةُ الْأُولَى لَايَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَايَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ مَوَالِيهِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائم آل محمدؐ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک صغریٰ دوسرے کبریٰ، پہلی غیبت میں آپؑ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ وَ الْأُخْرَى يُقَالُ: هَلَكَ، فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ، قُلْتُ: كَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا ادَّعَاهَا مُدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامرؑ کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا، ہلاک ہوگئے یا کسی وادی میں چلے گئے، میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعیٔ امام آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کرے تو تم اس سے چند مشکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں (کبھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا بر بیرویٔ ظن کہے گا)۔

۲۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِكَ هُوَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِ وَلَدِكَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: الَّذِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بُعِثَ

عَلٰى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامرؑ ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پرپوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسولؐ خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَتْ: فَقَالَ: إِمَامٌ يَخْنِسُ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشِّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتِ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۲۔ اُم ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پاؤ گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَ: الْخُنَّسُ إِمَامٌ يَخْنِسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشِّهَابِ الْوَاقِدِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ. فَإِنْ أَدْرَكْتِ ذٰلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۳۔ اُم ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے۔ پس اگر تم اس زمانہ پاؤ گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام قَالَ إِذَا دُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.

۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کشادگی تمہارے قدموں کے درمیان ہو گی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

٢٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِبْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ؑ، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَيْفٍ، فَقَدْ بُويِعَ لَكَ وَضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَا مِنَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَتْ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَأُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتِيلَ أَوْمَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّىٰ يَبْعَثَ اللهُ لِهٰذَا الْأَمْرِ غُلَاماً مِنَّا، خَفِيَّ الْوِلَادَةِ وَالْمَنْشَأِ، غَيْرَ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شمشیر زنی آیا ہے آپ کی بیعت ولی عہدی بھی ہو گئی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا وہ اپنے فرش پر مرا ہے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہو گی اور اس کا نسب غیر خفی ہو گا۔

٢٦۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شِيعَتَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللهِ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ، فَكَيْفَ لَا تَخْرُجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَطَاءٍ! قَدْ أَخَذْتَ تَفْرُشُ أُذُنَيْكَ لِلنَّوْكَىٰ إِي وَاللهِ مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انْظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وِلَادَتُهُ، فَذَاكَ صَاحِبُكُمْ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْإِصْبَعِ وَ يُمْضَغُ بِالْأَلْسُنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظاً أَوْرَغِمَ أَنْفُهُ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ عراق میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا۔ اے عبداللہ بیوقوفوں کی بات پر کان لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا پھر ہمارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہو گا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم و غصہ کھا کر مرا یا ذلت و خواری کے ساتھ۔

۲۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُومُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ .

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمدؑ ہو گا تو کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

۲۸ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَنْصُورٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ لَا أَرَىٰ إِمَاماً أَئْتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : فَأَحِبَّ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّىٰ يُظْهِرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی آئمہ اہلبیتؑ) کئے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

۲۹ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى ؛ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ ؛ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَابُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غَيْبَةٍ؛ قُلْتُ : وَلِمَ؟ قَالَ : يَخَافُ ـ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ بَطْنِهِ ـ وَ هُوَ الْمُنْتَظَرُ وَ هُوَ الَّذِي يَشُكُّ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ ،وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : مَاتَ أَبُوهُ وَلَمْ يُخَلِّفْ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَمَا تَأْمُرُنِي لَوْأَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ ؟ قَالَ : ادْعُ اللهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ؛فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ ؛ لَمْ أَعْرِفْكَ ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ، لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» قَالَ أَحْمَدُبْنُ الْهِلَالِ : سَمِعْتُ هٰذَاالْحَدِيثَ مُنْذُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ سَنَةً.

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری معرفت حاصل نہ ہوگی خدایا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدایا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حلال کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰ـ أبوعَلِيّ الأشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ» قَالَ: مدثر ۷۴/۸
إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً؛ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۳۰۔ آیہ واذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَحَّانَا عَنْ جِوَارِهِمْ.

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

اُناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو امر امامت میں محق و مبطل کے درمیان فیصلہ کرنیوالی ہے

(بَابُ) ۷۹

مَا يُفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الإِمَامَةِ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً